اوورٹائم دئیے بغیر اس کے پیسے لینا کیسا؟

مجیب: مفتی علی اصغر صاحب مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ صفر المظفر 1441ھ

دَارُالاِفْتَاءاَہْلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں سرکاری نوکری کرتا ہوں، وہاں تنخواہ کے علاوہ اوورٹائم بھی دیا جاتا ہے۔ جو لوگ اوورٹائم نہیں کرتے ان کو بھی اوورٹائم دے دیا جاتا ہے جیسے کسی کا ڈیوٹی ٹائم پانچ بجے تک ہے تو اس کو آٹھ یا نو بجے تک کا اوورٹائم دے دیتے ہیں۔ لیکن لوگ اس اوورٹائم میں کام نہیں کرتے اور معاوضہ وصول کر لیتے ہیں یہ بات افسرانِ بالا کے بھی علم میں ہے، ایم ڈی کو بھی معلوم ہے۔ یوں تقریباً پچیس سے پچاس کروڑ روپے اوورٹائم کی مد میں جاتے ہیں۔ بہت سے لوگ اسے جائز کہتے ہیں کہ تنخواہیں کم ہیں اور تنخواہ کافی عرصے بعد بڑھتی ہے اس لئے اوورٹائم لینے میں کوئی مضائقہ نہیں حالانکہ جن لوگوں کی تنخواہ زیادہ ہے وہ لوگ بھی لیتے ہیں اور افسرانِ بالا بھی یہ بات جانتے ہیں تو کیا اس طرح اوورٹائم لینا جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اوورٹائم کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کام کا لوڈ زیادہ ہے مثلاً پانچ بجے تک ڈیوٹی ٹائم ہے اور اس وقت تک کام نہیں ہو سکتا تو ڈیوٹی ٹائم کے علاوہ وقت دے کر کام پورا کیا جائے اور جتنا وقت زیادہ دیا ہے اس کی طے شدہ اُجرت لے لی جائے۔ لیکن یہاں صورتِ حال یہ ہے کہ مثلاً پانچ بجے تک ڈیوٹی ٹائم ہے اور پانچ بجے تک سب گھر چلے گئے یا پانچ بجے تو نہ گئے بلکہ آٹھ بجے ہی گئے لیکن کوئی کام نہیں کیا بلکہ ایسے ہی فارغ بیٹھے رہے اور ظاہر یہ کیا کہ آٹھ بجے تک کام کیا ہے، اسی بنیاد پر تو اوورٹائم ملا ہے۔ یہ سراسر دھوکا ہے جس میں ملک اور سرکاری خزانے کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے آپ خود کہہ رہے ہیں کہ اس طرح کروڑوں روپے کا نقصان ہوتا ہے، جب ایک دفتر کی چاردیواری میں اتنا نقصان ہو رہا ہے تو دیگر دفاتر میں، پورے ضلع اور پورے محکمے میں کتنا نقصان ہو گا۔ اگر یہ گورنمنٹ کا پیسہ ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ مالِ مفت ہے، بلکہ یہ قوم کی امانت ہے جو کہ بیتُ المال کے حکم میں ہے، قیامت کے دن اس کے ایک ایک پیسے کا حساب دینا پڑے گا۔ مرتکب افراد پر لازم ہے کہ اس عمل سے باز آئیں۔

جہاں تک افسران کو معلوم ہونے کی بات ہے تو یہ انجمن امدادِ باہمی کی ایک اُلٹی مثال ہے جہاں سب نے برائی کے کام پر ایک دوسرے سے سمجھوتہ کیا ہوا ہے۔

لوگوں کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں، بلکہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ لوگ گناہ کو گناہ

سمجھنا ہی چھوڑ دیں گے۔ حضرتِ سیّدُنا حُذیفہ بن یمانرضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّمنے ارشاد فرمایا: ”علاماتِ قیامت بہتر (72) ہیں (ان میں سے چند یہ ہیں) جب تم لوگوں کو دیکھو کہ وہ نمازوں کو ضائع کریں گے، امانتیں ضائع کریں گے، سُود کھائیں گے، جُھوٹ کو حلال سمجھیں گے، خون بہانے کو معمولی سمجھیں گے، بلند و بالا عمارتوں پر فخر کریں گے، دین کو دنیا کے بدلے بیچیں گے، قطعِ رحمی (رشتہ داری توڑنا) عام ہوگی، مساجد میں گناہوں بھری آوازیں بلند ہوں گی، سرِعام شرابیں پی جانے لگیں گی اور ظلم کرنے کو فخر سمجھا جانے لگے گا۔“

(حلیۃ الاولیاء، ج3، ص410، 411، رقم: 4448 ملتقطاً)

بہر حال سوال میں بیان کی گئی صورت دھوکا دہی، حرام اور گناہ کا کام ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔ پوچھی گئی صورت میں اوور ٹائم کے نام پر جو رقم حاصل ہوگی وہ خالص مالِ حرام ہے۔

بعض اوقات بندہ یہ خیال کرتا ہے کہ میں نہیں لوں گا تو کیا فرق پڑے گا، یہ ہر گز نہ سوچیں کیونکہ فرد سے ہی معاشرہ بنتا ہے، اگر تمام افراد ٹھیک ہو جائیں تو معاشرہ خود بخود ٹھیک ہو جائے گا۔

یاد رہے جو شخص حرام کھاتا ہے اس کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں اور حرام مال سے کیا ہوا صدقہ و خیرات بھی قبول نہیں ہوتا۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے کہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّمنے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ پاک ہے اور پاک ہی قبول فرماتا ہے اور اس نے مومنین کو وہی حکم دیا ہے جو مرسلین کو حکم دیا تھا چنانچہ اس نے رسولوں سے ارشاد فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًاؕ-اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌؕ﴿۵۱﴾﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو، میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں۔ (پ18، المؤمنون: 51) اور مومنوں سے ارشاد فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں۔ (پ2، البقرۃ: 172) پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّمنے ایک شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا ہے، جس کے بال بکھرے ہوئے اور بدن غبار آلود ہے (یعنی اس کی حالت ایسی ہے کہ جو دعا کرے وہ قبول ہو) اور وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر یارب! یارب! کہتا ہے حالانکہ اس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام، غذا حرام، پھر اس کی دعا کیسے قبول ہوگی۔

(مسلم، ص393، حدیث: 2346)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftAhlesunnat
Dar-ul-Ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net